باہمی محبت واُلفت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

باہمی محبت کا مفہوم

عزیزانِ محترم! محبت ایک پاکیزہ لفظ ہے، کسی کی جانب دل کے صحیح مَیلان اور جُھکاؤ کو محبت کہتے ہیں، مَحبت کرنے والے کو مُحِب، اور جس سے محبت کی جائے اسے محبوب یا حبیب کہا جاتا ہے، مُحِب کا اپنے محبوب کو چاہنا مَحبت ہے، سچی مَحبت میں احترام، اتّباع اور پائیداری کا عنصر پایا جاتا ہے؛ کیونکہ مَحبت کے سبب ہی محبوب کی ناراضگی اور جُدائی کا خَوف پیدا ہوتا ہے، اور اسی مَحبت کے سبب محبوب سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کی طمع پیدا ہوتی ہے، مَحبت نہ ہو تو نہ خَوف ہو نہ طمع، محبت اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی بہترین صفت ہے، اس مَحبت کا اِظہار صالحین نے اَعمالِ صالحہ اور تقویٰ وپرہیزگاری کے ذریعے کیا، جو دعویٔ مَحبت کے تقاضوں کو نظر انداز

کرے، وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے؛ کہ اگر تقاضے کی تکمیل نہ ہو تو دعویٰ بے بنیاد اور کھوکھلا ہوتا ہے، مَحبت محبوب کے سامنے اَہلِ مَحبت کا دل اور سَر جھکا دیتی ہے، دینِ اسلام اللہ ورسول کی خاطر اسی مَحبت کا آئینہ دار ہے۔

آیاتِ قرآنیہ کی رَوشنی میں مَحبت کا مفہوم

عزیز دوستو! قرآن وحدیث میں عقیدت واُلفت کو ظاہر کرنے کے لیے لفظِ مَحبت استعمال ہوا ہے، مَحبت اِنعامِ الٰہی ہے، اللہ تعالیٰ سے بندگی واُلوہیت والی مَحبت ہونی چاہیے، بندۂ مؤمن کسی اَور سے اُلوہیت والی مَحبت نہیں کر سکتا، سب سے قوی تر مَحبت اُلوہیت وبندگی والی محبت ہے، اس سے متعلق ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَشَدُّ حُبّاً لله﴾[1] "ایمان والے اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ مَحبت کرتے ہیں"۔

محترم بھائیو! حضور نبئ کریم ﷺ پوری کائنات کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ ہیں، ان کی ادنیٰ سی بے ادبی بھی کفر، جبکہ ان کا ادب واحترام اور ان سے مَحبت عینِ ایمان ہے، حضور ﷺ کو تمام عالمین سے زیادہ محبوب رکھنا کمالِ ایمان اور سچے مؤمن کی علامت ہے، الغرض بندۂ مؤمن کے لیے ضروری ہے کہ ہر شَے بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ حضور ﷺ سے محبت رکھے، یہی ایمانِ کامل ونَجات، اور کونَین کی کامیابی کی دلیل ہے۔

حضراتِ گرامی قدر! حضور ﷺ کی مَحبت واتّباع کے بغیر اللہ تعالیٰ سے مَحبت کا دعویٰ بھی قابلِ قبول نہیں، بعض لوگوں نے کہا کہ ہمیں محمد (ﷺ) کی اتّباع کی ضرورت نہیں، ہم تو اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں، ان کا رَد کرتے ہوئے

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱٦٥.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[1] "اے حبیب آپ ان سے فرما دیجیے! کہ اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرتے ہو، تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تعالی بھی تمہیں اپنا محبوب بنالے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے"، لہٰذا اللہ تعالی سے مَحبت اُسی وقت سچی ثابت ہوگی جب اس کے تقاضے کی تکمیل ہو، یعنی اتّباعِ رسول ﷺ کا عملی جامہ پہنا جائے۔

برادرانِ اسلام! محبوب کی یاد اُس سے محبت واُلفت کی علامت ہے، سچا مُحِب ہر وقت، ہر حالت میں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، فرصت ومصروفیت میں، محفل وتنہائی میں، زبان ودل سے اپنے محبوب کو یاد رکھتا ہے، جب بندہ اپنے محبوبِ حقیقی یعنی اللہ تعالی کے ذِکر میں اپنے ظاہر وباطن کو مشغول رکھتا ہے، تو وہ رب العالمین بھی اُسے یاد فرماتا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿فَاذْكُرُوْنِي أَذْكُرْكُمْ﴾[2] "تم میرا ذِکر کرو، میں تمہارا چرچا کروں گا"۔

تو معلوم ہوا کہ جو اپنے محبوبِ حقیقی جَلَّ جَلالُہ سے محبت واُلفت رکھتا ہے، رب تعالی بھی اس سے مَحبت فرماتا ہے، مَحبتِ حقیقی انسان کو اِطاعت وفرمانبرداری پر اُبھارتی ہے، بغیر اطاعت وفرمانبرداری کے مَحبت کا دعویٰ جھوٹا مانا جاتا ہے، اِطاعت وفرمانبرداری جس قدر کامل ہوتی ہے، بندے کو اسی درجہ مقامِ محبوبیّت حاصل ہوتا ہے، جب رَحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ،

---

(۱) پ۳، آل عمران: ۳۱.

(۲) پ۲، البقرة: ۱۵۲.

وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللهَ»(۱) "جس نے میری اِطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی"، اس پر کچھ منافقین نے کہا کہ یہ آدمی چاہتا ہے کہ ہم اس کو اپنا رب مان لیں! خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے ان لوگوں کی تردید اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید کے لیے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظاً﴾(۲) "جس نے رسول اللہ کا حکم مانا یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا، اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے اے حبیب! آپ کو ان لوگوں کے بچانے کے لیے نہیں بھیجا"۔ تو معلوم ہوا نبیٔ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اِطاعت وفرمانبرداری اور مَحبت واُلفت، عین اللہ تعالیٰ کی اِطاعت وفرمانبرداری اور مَحبت کی دلیل ہے، اور ان سے رُوگردانی دنیاوآخرت میں باعثِ نقصان ہے۔

اللہ ورسول کی سچی وحقیقی مَحبت نے حضرت سیّدنا ابوبکر کو صدّیق بنا دیا، حضرت سیّدنا عمر کو فاروقِ اعظم بنا دیا، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی کو ذوالنورَین بنا دیا اور حضرت سیّدنا علی کو شیرِ خدا و حیدرِ کرّار بنا دیا۔

مَحبت جس سے بھی ہو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! جس سے مَحبت ہو صرف وصرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کیا جائے تو مَحبت کا یہ انداز ان حضراتِ قُدسیہ کی حیاتِ طیّبہ میں بھرپور پایا جاتا ہے، کہ ان حضرات کی باہمی مَحبت اللہ ورسول

---

(۱) "صَحيحُ البخاري"، كتابُ الأَحكام، ر: ۷۱۳۷، صـ۱۲۲۹.

(۲) پ۵، النّساء: ۸۰.

کی خاطر ہوا کرتی، ایسی مَحبت ایمانِ کامل کی علامت ودلیل ہے، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَنْ أَحَبَّ لله وَأَبْغَضَ لله، وَأَعْطَى لله وَمَنَعَ لله، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ»(۱) "جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر دشمنی کی، اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کو کچھ دیا، اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کو دینے سے ہاتھ روکا، یقیناً اُس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا"۔

عزیز دوستو! اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے مَحبت رکھنے والوں میں زیادہ افضل وہ ہے جو زیادہ مخلص ہے، ایسی مَحبت والوں سے متعلق مصطفیٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِي اللهِ تَعَالَىٰ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّ حُبّاً لِصَاحِبِهِ»(۲) "جب دو ۲ آدمی ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی خاطر مَحبت کرتے ہیں، تو اُن میں سے افضل وہ ہے جو اپنے دوست سے مَحبت میں زیادہ مخلِص ہے"۔

مَحبتِ حقیقی و مَجازی

عزیزانِ گرامی! نفسانی خواہشات اور دنیاوی اَغراض ومَقاصد کے لیے جب کسی سے مَحبت ہو تو وہ مجازی ہے، اور جو مَحبت اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیے ہو وہ حقیقی مَحبت ہے، صحابۂ کرام ہمیشہ آپس میں حقیقی وسچی محبت کیا کرتے، اور اس مَحبت کے تقاضے بھی پورے کرتے، انہیں خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے جنّت میں ہمیشگی کی خوشخبری دی، اور ان کے لیے اپنی رِضا وخوشنودی کا اِعلان بھی فرما دیا، تو معلوم ہوا کہ سچی وحقیقی محبت ہی فائدہ مند اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

---

(۱) "سُنن أَبِي دَاود" كتابُ السُنَّة، ر: ٤٦٨١، صـ٦٦١.

(۲) "المستدرَك" كتاب البرّ والصلة، ر: ٧٣٢٣، ٧/ ٢٦١٥.

باہمی مَحبت واُلفت اتفاق واتحاد کا بھی باعث ہے

محترم بھائیو! سچی محبت واُلفت باہمی اتفاق واتحاد میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اللہ ورسول کے لیے محبت پاکیزگی اور راستبازی ہے، انصاف اور مکمل ہم آہنگی ہے، مَحبت واُلفت کے سبب دُوری قُربت میں اور دشمنی دوستی میں بدل جاتی ہے، اسی مَحبت کی بدَولت لوگ بھائی بھائی اور یک جان ہوجاتے ہیں، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً﴾(۱) "تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کردیا، تو اللہ تعالی کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہوگئے"۔

اے اللہ! ہمیں تُو اپنی خاطر آپس میں محبت کی توفیق عطا فرما، اپنی اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرما، اس محبت کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق وہمت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! مُتّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام

---

(۱) پ ٤، آل عمران: ۱۰۳.

عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِهِ سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.